نجم الثاقب

شاعرِ مشرق کے حضور میں

نہیں ہے نغمۂ فطرت میں تجھ جیسی صدا کوئی
نہیں ہے سازِ ہستی میں بھی تجھ جیسی نوا کوئی
نہیں احیائے ملّت پر جہاں میں یوں فدا کوئی
نہیں ہے جو ثریا سے ملادے یوں ثری کوئی

ترے اقبال کی ضَو سے ستاروں نے ضیا پائی
تری طبع شگفتہ سے گلستاں پر بہار آئی

ترے جاں سوز نالوں میں جھلک رنگیں شراروں کی
تری طبعِ فلک پیما میں رعنائی ستاروں کی
ترے تخیل کی شوخی میں شادابی بہاروں کی
ترے فکر و نظر میں اہتزازیں لالہ زاروں کی

دُھلی ہے کوثر و تسنیم میں واللہ زباں تیری
پلی ہے بجلیوں کے حسن میں طرزِ فغاں تیری

عرب کے ساربان زادوں نے جس پرچم کو لہرایا
اُسی کی سرفرازی کے لیے تو پھر نکل آیا
سبق توحید کا بھولا ہوا تھا تو نے دہرایا
دلِ مسلم کو احساسِ عمل سے تو نے گرمایا

جگایا اُمتِ مرحوم کو بانگِ درا بن کر
فضائے دہر میں گونجا ہے تو حق کی صدا بن کر

الٰہی بزمِ ہستی آج ایسی عرش ساماں ہو
نسیمِ بوستانِ آرزو پھر مُشک افشاں ہو
مرا اقبال بھی دنیا میں ہمدوشِ سلیماں ہو
عجب کیا ہے اگر یہ آرزو جنّت بداماں ہو

دعائے ثاقبِ رنگیں بیاں عرش آشنا کر دے
صدف کو ابرِ رحمت سے ذرا گوہر نما کر دے